صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو

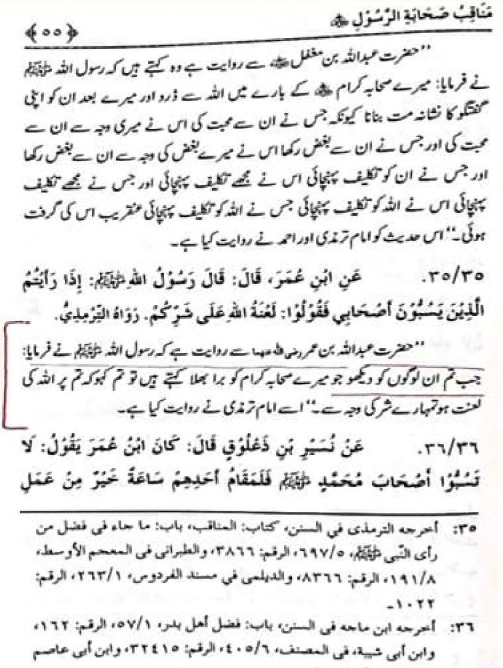

مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ

﴿٥٥﴾

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل ﷺ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام ﷺ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوگی۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٣٥/٣٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦/٣٦. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوْقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ

٣٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل من رأى النبي ﷺ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١٩١، الرقم: ٨٣٦٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٦٣، الرقم: ١٠٢٢۔

٣٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبي عاصم الرقم: ١٠٠٦۔

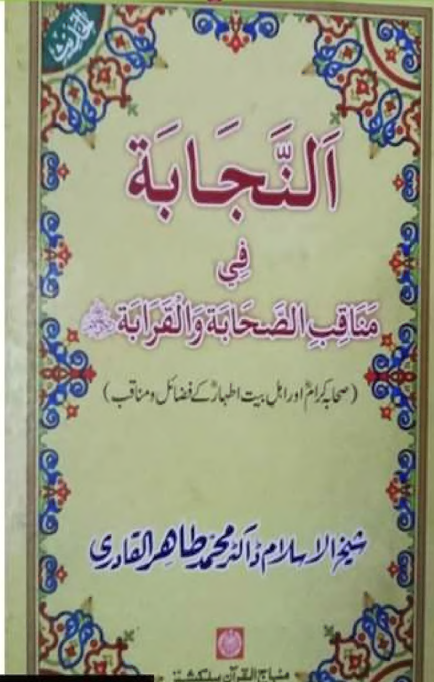

اَلنَّجَابَة

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَة ﷺ

(صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کے فضائل و مناقب)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

ارسلان احمد اصمعی قادری

صحابہ کرام کی بے ادبی کرنے والے گستاخ اور بدعتی ہیں

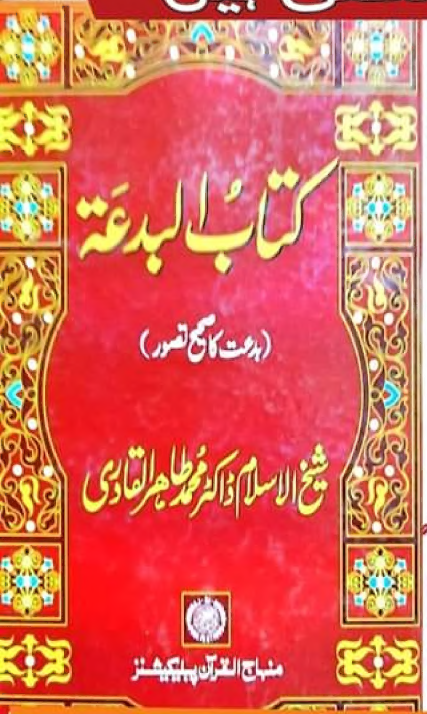
کتاب البدعۃ

(بدعت کا صحیح تصور)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

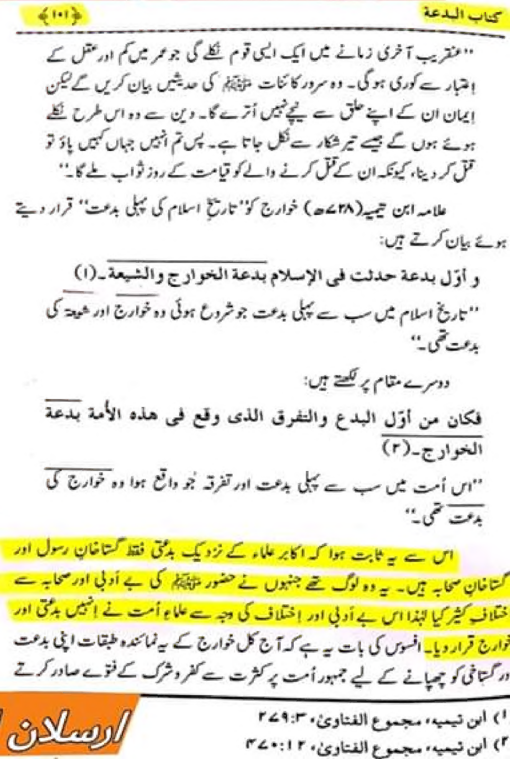

''عنقریب آخری زمانے میں ایک ایسی قوم نکلے گی جو عمر میں کم اور عقل کے اعتبار سے کوری ہوگی۔ وہ سرور کائنات ﷺ کی حدیثیں بیان کریں گے لیکن ایمان ان کے اپنے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا۔ دین سے وہ اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ پس تم انہیں جہاں کہیں پاؤ تو قتل کر دینا، کیونکہ ان کے قتل کرنے والے کو قیامت کے روز ثواب ملے گا۔''

علامہ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) خوارج کو ''تاریخِ اسلام کی پہلی بدعت'' قرار دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں:

و أوّل بدعة حدثت فی الإسلام بدعة الخوارج والشیعة۔ (۱)

''تاریخ اسلام میں سب سے پہلی بدعت جو شروع ہوئی وہ خوارج اور شیعہ کی بدعت تھی۔''

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

فکان من أوّل البدع والتفرق الذی وقع فی هذه الأمة بدعة الخوارج۔ (۲)

''اس اُمت میں سب سے پہلی بدعت اور تفرقہ جو واقع ہوا وہ خوارج کی بدعت تھی۔''

اس سے یہ ثابت ہوا کہ اکابر علماء کے نزدیک بدعتی فقط گستاخانِ رسول اور گستاخانِ صحابہ ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور ﷺ کی بے اَدبی اور صحابہ سے خلاف کثیر کیا لہٰذا اس بے اَدبی اور اِختلاف کی وجہ سے علماء اُمت نے انہیں بدعتی اور خوارج قرار دیا۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل خوارج کے یہ نمائندہ طبقات اپنی بدعت ور گستاخی کو چھپانے کے لیے جمہور اُمت پر کثرت سے کفر و شرک کے فتوے صادر کرتے

---

۱) ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ۳: ۲۷۹

۲) ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ۱۲: ۴۷۰

ارسلان احمد اصمعی قادری

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے بحری جہاد کے کمانڈر تھے جس کے مغفور اور جنّتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ (خَیرُ المآب صفحہ نمبر 195 طاہر القادری)

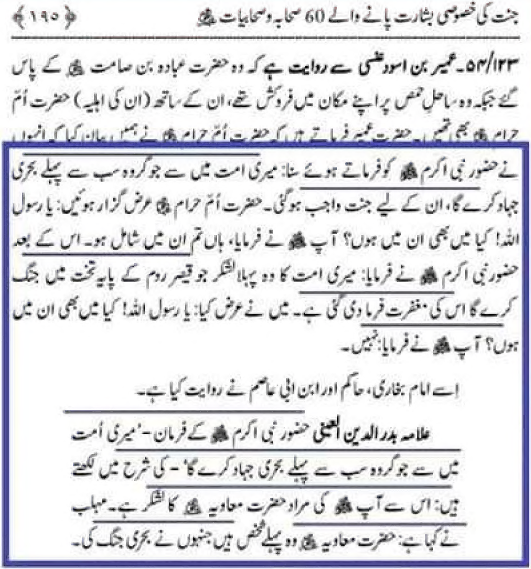

۵۴/۱۴۳۔ عمیر بن اسود عنسی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے پاس گئے جبکہ وہ ساحلِ حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے، ان کے ساتھ (ان کی اہلیہ) حضرت اُمّ حرام ؓ بھی تھیں۔ حضرت عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ حرام ؓ نے ہمیں بیان کیا کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، ان کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت اُمّ حرام ؓ عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں تم ان میں شامل ہو۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

اسے امام بخاری، حاکم اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

علامہ **بدر الدین العینی** حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان - 'میری اُمت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا' - کی شرح میں لکھتے ہیں: اس سے آپ ﷺ کی مراد حضرت معاویہ ؓ کا لشکر ہے۔ مہلب نے کہا ہے: حضرت معاویہ ؓ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بحری جنگ کی۔

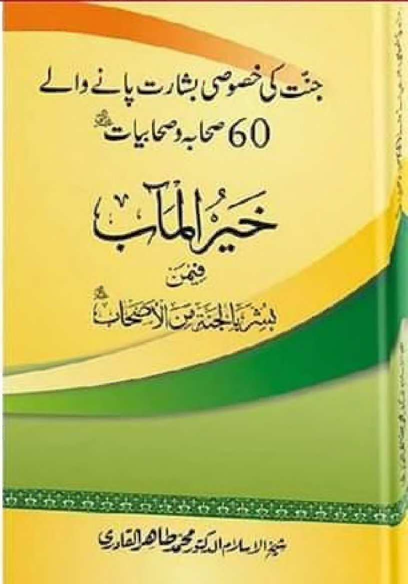

جنّت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات ؓ

خَیرُ المآب
فیمن
بُشِّرَ بالجنۃ من الأصحاب ؓ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے بحری جہاد کے کمانڈر تھے جس کے مغفور اور جنّتی ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ (خَیرُ المآب صفحہ نمبر 194 طاہر القادری)

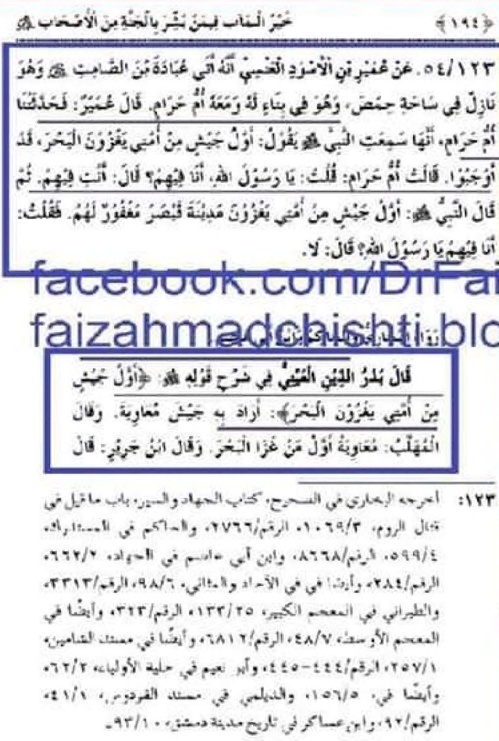

﴿١٩٤﴾ خَيْرُ الْمَآبِ فِيمَنْ بُشِّرَ بِالْجَنَّةِ مِنَ الْأَصْحَابِ ؓ

١٢٣/ ٥٤. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ؓ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ، وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ. قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ، قَدْ أَوْجَبُوْا. قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لَا.

facebook.com/DrFaizChishti/

[illegible]

قَالَ بَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ فِي شَرْحِ قَوْلِهِ ﷺ: ﴿أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ﴾: أَرَادَ بِهِ جَيْشَ مُعَاوِيَةَ. وَقَالَ الْمُهَلَّبُ: مُعَاوِيَةُ أَوَّلُ مَنْ غَزَا الْبَحْرَ. وَقَالَ ابْنُ جَرِيْرٍ: قَالَ

١٢٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في قتال الروم، ٣/١٠٦٩، الرقم/٢٧٦٦، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٩، الرقم/٨٦٦٨، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦٦٢، الرقم/٢٨٤، وأيضًا في في الآحاد والمثاني، ٦/٩٨، الرقم/٣٣١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٣٣، الرقم/٣٢٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧/٤٨، الرقم/٦٨١٢، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٢٥٧، الرقم/٤٤٤-٤٤٥، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦٢، وأيضًا في، ٥/١٥٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم/٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٧٠/٩٣.

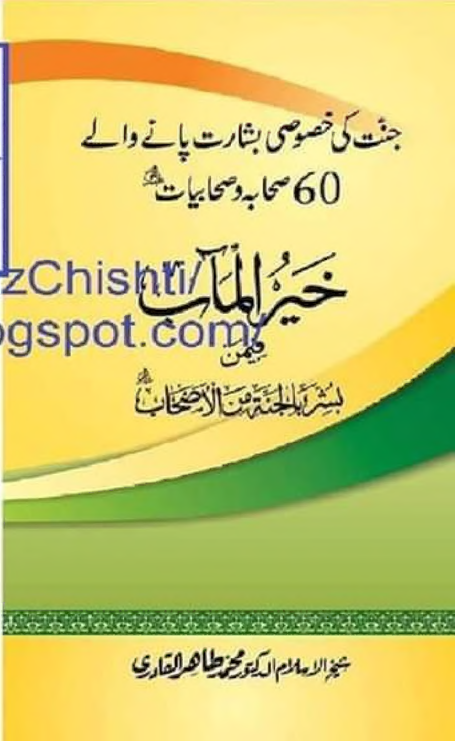

جنت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات ؓ

خَیرُ المآب
فِیمَن بُشِّرَ بِالجَنَّۃِ مِنَ الأَصحَابِ ؓ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اپنے مدمقابل معاویہ اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی کو مشرک یا منافق کی نسبت یاد نہیں کرتے تھے لیکن یوں کہتے تھے وہ ہمارے بھائی تھے ان سے زیادتی ہو گئی۔

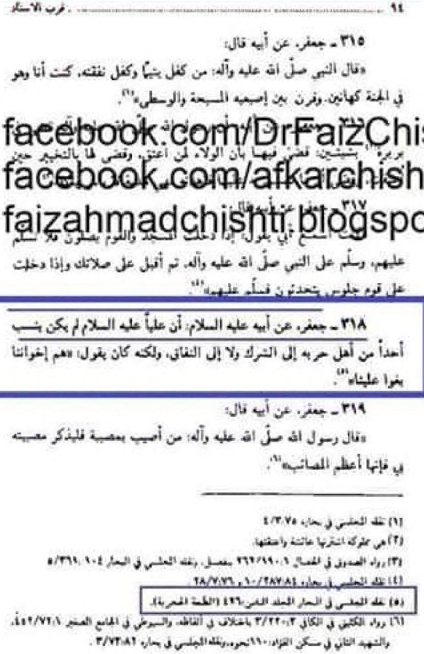

٣١٥ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال النبي صلّى الله عليه وآله: من كفل يتيماً وكفل نفقته، كنت أنا وهو في الجنة كهاتين. وقرن بين إصبعيه المسبحة والوسطى»[1].

٣١٦ـ [illegible] بريرة[2] بشيئين: قضى فيها بأن الولاء لمن أعتق، وقضى لها بالتخيير حين [illegible]

٣١٧ـ [illegible] سمعت أبي يقول: إذا دخلت المسجد والقوم يصلون فلا تسلم عليهم، وسلّم على النبي صلّى الله عليه وآله، ثم أقبل على صلاتك وإذا دخلت على قوم جلوس يتحدثون فسلّم عليهم»[4].

٣١٨ـ جعفر، عن أبيه عليه السلام: أن علياً عليه السلام لم يكن ينسب أحداً من أهل حربه إلى الشرك ولا إلى النفاق، ولكنه كان يقول: «هم إخواننا بغوا علينا»[5].

٣١٩ـ جعفر، عن أبيه قال:

«قال رسول الله صلّى الله عليه وآله: من أصيب بمصيبة فليذكر مصيبته بي فإنها أعظم المصائب»[6].

---

[1] نقله المجلسي في بحاره ٤/٣/٧٥.

[2] أي مملوكة اشترتها عائشة وأعتقتها.

[3] رواه الصدوق في الخصال ١: ٢٦٦/٦٩ مفصلاً، ونقله المجلسي في البحار ١٠٤: ٥/٣٦٩.

[4] نقله المجلسي في بحاره ٨١: ١٠/٢٨٧، و٧٦: ٢٨/٧.

[5] نقله المجلسي في البحار المجلد الثامن: ٤٢٦ (الطبعة الحجرية).

[6] رواه الكليني في الكافي ٣: ٣/٢٢٠ باختلاف في ألفاظه، والسيوطي في الجامع الصغير ١: ٧٢/٤٤٢، والشهيد الثاني في مسكن الفؤاد: ١١٠ نحوه، ونقله المجلسي في بحاره ٨١: ٣/٧٢.

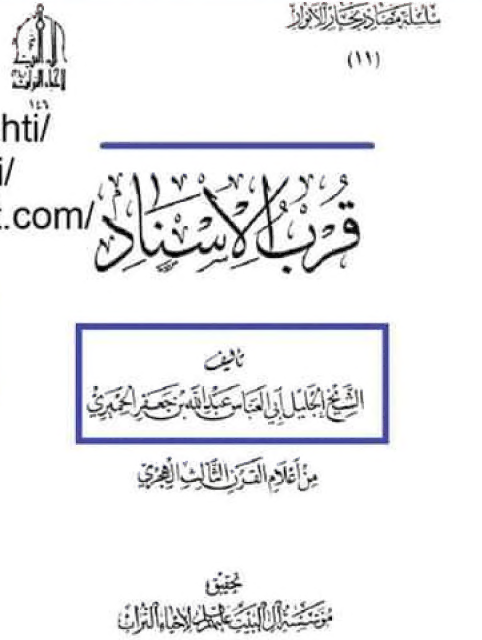

سلسلة مصادر بحار الأنوار

(١١)

١٤٦

قرب الإسناد

تأليف

الشيخ الجليل أبي العباس عبد الله بن جعفر الحميري

من أعلام القرن الثالث الهجري

تحقيق

مؤسسة آل البيت عليهم السلام لإحياء التراث

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تبرکات یعنی ناخن مبارک، ایک کپڑا اور موئے مبارک اپنے پاس سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔ (اسیرانِ جمال مصطفیٰ ﷺ صفحہ نمبر 76 مطبوعہ منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور)

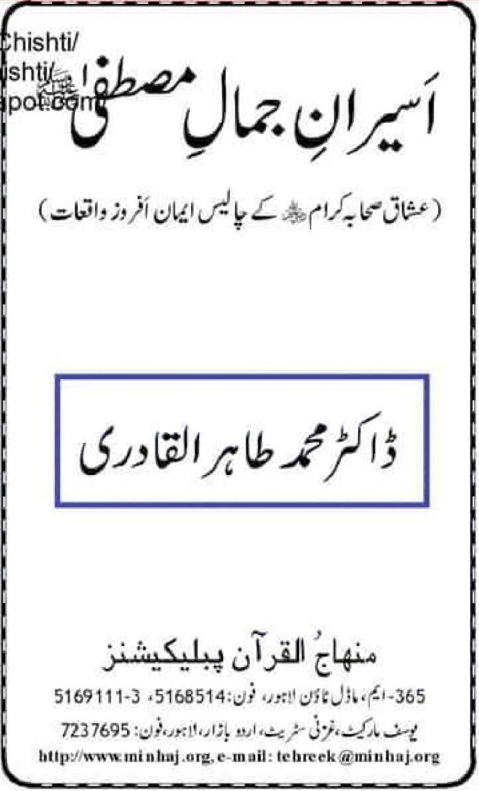

اَسیرانِ جمالِ مصطفیٰ ﷺ

(عشاقِ صحابہ کرام ﷺ کے چالیس ایمان افروز واقعات)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 5169111-3
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 7237695
http://www.minhaj.org, e-mail: tehreek@minhaj.org

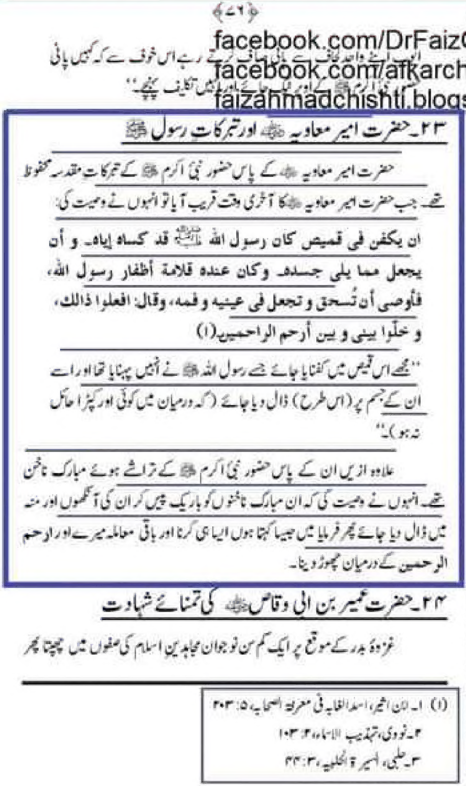

facebook.com/DrFaizChishti/
facebook.com/afkarchishti/

[illegible] رہے اس خوف سے کہ کہیں پانی [illegible] اور انہیں تکلیف پہنچے۔''

۲۳۔ حضرت امیر معاویہ ﷺ اور تبرکاتِ رسول ﷺ

حضرت امیر معاویہ ﷺ کے پاس حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے تبرکات مقدسہ محفوظ تھے۔ جب حضرت امیر معاویہ ﷺ کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی:

ان یکفن فی قمیص کان رسول اللہ ﷺ قد کساہ إیاہ۔ و أن یجعل مما یلی جسدہ۔ وکان عندہ قلامۃ أظفار رسول اللہ، فأوصی أن تسحق و تجعل فی عینیہ و فمہ، وقال: افعلوا ذالک، و خلّوا بینی و بین أرحم الراحمین(۱)

''مجھے اس قمیص میں کفنایا جائے جسے رسول اللہ ﷺ نے انہیں پہنایا تھا اور اسے ان کے جسم پر (اس طرح) ڈال دیا جائے (کہ درمیان میں کوئی اور کپڑا حائل نہ ہو)۔''

علاوہ ازیں ان کے پاس حضور نبیٔ اکرم ﷺ کے تراشے ہوئے مبارک ناخن تھے۔ انہوں نے وصیت کی کہ ان مبارک ناخنوں کو باریک پیس کر ان کی آنکھوں اور منہ میں ڈال دیا جائے پھر فرمایا میں جیسا کہتا ہوں ایسا ہی کرنا اور باقی معاملہ میرے اور ارحم الرحمین کے درمیان چھوڑ دینا۔

۲۴۔ حضرت عمیر بن ابی وقاص ﷺ کی تمنائے شہادت

غزوۂ بدر کے موقع پر ایک کم سن نوجوان مجاہدین اسلام کی صفوں میں چھپتا پھر

---

(۱) ۱۔ ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، ۵: ۲۰۳
۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۱۰۳
۳۔ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۳: ۴۴

صحابہ کرام میں سے کسی کی طرف کسی قسم کی ناپاکی منسوب کرنے والا خواہ اہل بیت کے نام پر ہی کرے ایسا شخص کبھی مسلمان نہیں ہوسکتا وہ بے ایمان لعنتی اور جہنم کا ایندھن ہے بلکہ وہ منکر رسول ہے

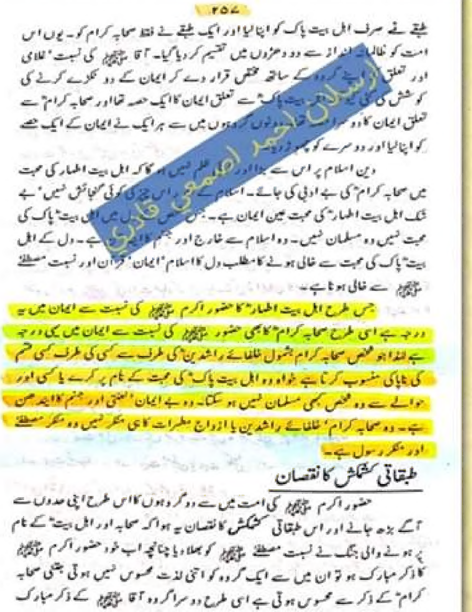

۴۵۷

طبقے نے صرف اہل بیت پاک کو اپنا لیا اور ایک طبقے نے فقط صحابہ کرام کو۔ یوں اس امت کو غلط [illegible] انداز سے دو دھڑوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ آقا ﷺ کی نسبت، غلامی اور تعلق [illegible] اپنے گروہ کے ساتھ مختص قرار دے کر ایمان کے دو ٹکڑے کرنے کی کوشش کی گئی [illegible] بیت پاکؓ سے تعلق ایمان کا ایک حصہ تھا اور صحابہ کرامؓ سے تعلق ایمان کا دوسرا [illegible] دونوں گروہوں میں سے ہر ایک نے ایمان کے ایک حصے کو اپنا لیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا۔

دین اسلام پر اس سے بڑا اور ظلم نہیں ہو گا کہ اہل بیت اطہار کی محبت میں صحابہ کرامؓ کی بے ادبی کی جائے۔ اسلام میں اس چیز کی کوئی گنجائش نہیں۔ بے شک اہل بیت اطہارؓ کی محبت عین ایمان ہے۔ جس دل میں اہل بیتؓ پاک کی محبت نہیں وہ مسلمان نہیں۔ وہ اسلام سے خارج اور جہنم [illegible] ہے۔ دل کے اہل بیتؓ پاک کی محبت سے خالی ہونے کا مطلب دل کا اسلام، ایمان، قرآن اور نسبت مصطفےٰ ﷺ سے خالی ہونا ہے۔

جس طرح اہل بیت اطہارؓ کا حضور اکرم ﷺ کی نسبت سے ایمان میں یہ درجہ ہے اسی طرح صحابہ کرامؓ کا بھی حضور ﷺ کی نسبت سے ایمان میں یہی درجہ ہے لہٰذا جو شخص صحابہ کرام بشمول خلفائے راشدینؓ کی طرف سے کسی کی طرف کسی قسم کی ناپاکی منسوب کرتا ہے خواہ وہ اہل بیت پاکؓ کی محبت کے نام پر کرے یا کسی اور حوالے سے وہ شخص کبھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ وہ بے ایمان، لعنتی اور جہنم کا ایندھن ہے۔ وہ صحابہ کرام، خلفائے راشدین یا ازواج مطہرات کا ہی منکر نہیں وہ منکر مصطفےٰ اور منکر رسول ہے۔

طبقاتی کشمکش کا نقصان

حضور اکرم ﷺ کی امت میں سے دو گروہوں کا اس طرح اپنی حدوں سے آگے بڑھ جانے اور اس طبقاتی کشمکش کا نقصان یہ ہوا کہ صحابہ اور اہل بیتؓ کے نام پر ہونے والی جنگ نے نسبت مصطفےٰ ﷺ کو بھلا دیا چنانچہ اب خود حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک ہو تو ان میں سے ایک گروہ کو اتنی لذت محسوس نہیں ہوتی جتنی صحابہ کرامؓ کے ذکر سے محسوس ہوتی ہے اسی طرح دوسرا گروہ آقا ﷺ کے ذکر مبارک

ارسلان احمد اصمعی قادری

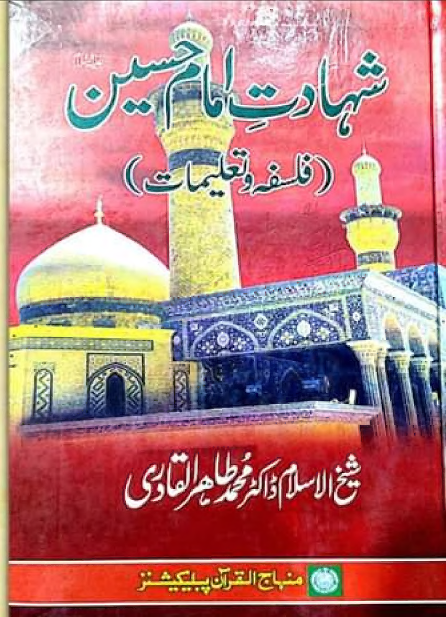
شہادتِ امام حسین علیہ السلام
(فلسفہ و تعلیمات)
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
منہاج القرآن پبلیکیشنز

حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو ان کو برا بھلا کہے۔ (الانابہ فی مناقب صحابہ صفحہ 49)

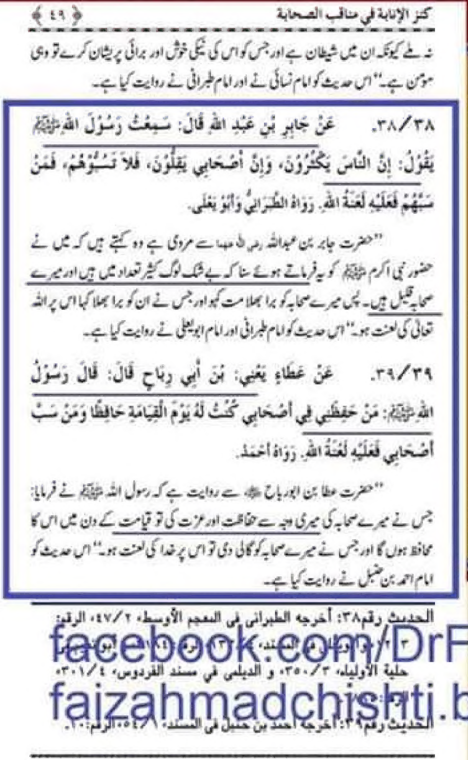

کنز الإنابة في مناقب الصحابة ﴿۴۹﴾

نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے تو وہی مومن ہے۔“ اس حدیث کو امام نسائی نے اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۸/ ۳۸. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقِلُّوْنَ، فَلَا تَسُبُّوْهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔“ اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۳۹/ ۳۹. عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي: ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

”حضرت عطا بن ابو رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی میری وجہ سے حفاظت اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔“ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم۳۸: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۴۷، الرقم: [illegible]
[illegible] المسند، [illegible]
حلية الأولياء، ۳/ ۳۵۰، و الديلمي في مسند الفردوس، ۴/ ۳۰۱،

الحديث رقم۳۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/ ۵۴، الرقم: ۱۰.

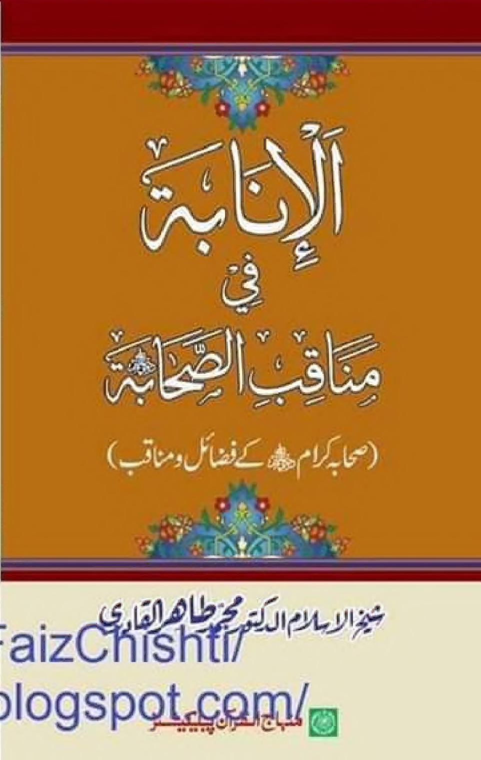

الإنابة
في
مناقب الصحابة
(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب)

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

facebook.com/DrFaizChishti/
faizahmadchishti.blogspot.com/

ہر ایک کو حق حاصل ہے وہ یوم صحابہ واہلبیت منائے پاک سرزمین اس لیئے ہے کہ یہاں عظمت صحابہ واہلبیت رضی اللہ عنہم کے ترانے گونجیں صحابہ واہلبیت کی گستاخی پر خاموش رہنے والے بے غیرت ہیں۔ (فلسفہ شہادت صفحہ 271 ڈاکٹر قادری صاحب)

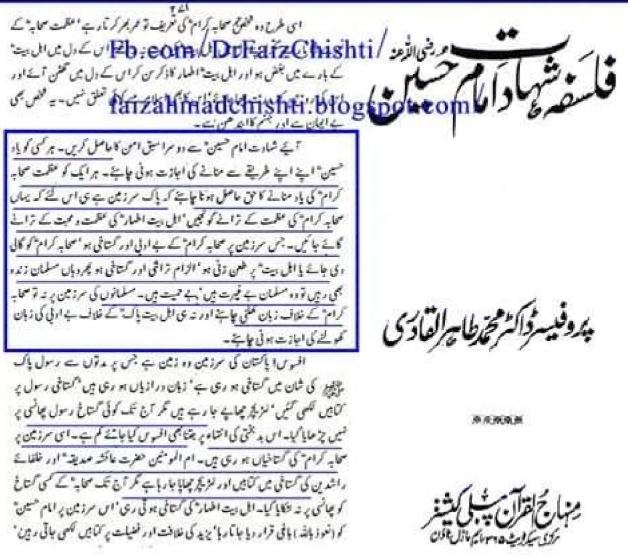

اسی طرح وہ شخص صحابہ کرامؓ کی تعریف تو عمر بھر کرتا رہے "عظمت صحابہؓ" کے [illegible] ان کے دل میں اہل بیت کے بارے میں بغض ہو اور اہل بیت اطہار کا ذکر سن کر اس کے دل میں گھٹن آئے اور [illegible] تعلق نہیں۔ یہ شخص بھی بے ایمان ہے اور جہنم کا ایندھن ہے۔

آیئے شہادت امام حسینؓ سے وہ سراسبق امن کا حاصل کریں۔ ہر کسی کو یاد حسینؓ اپنے اپنے طریقے سے منانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ ہر ایک کو عظمت صحابہ کرامؓ کی یاد منانے کا حق حاصل ہونا چاہئے کہ پاک سرزمین ہے ہی اس لئے کہ یہاں صحابہ کرامؓ کی عظمت کے ترانے گونجیں "اہل بیت اطہارؓ" کی عظمت و محبت کے ترانے گائے جائیں۔ جس سرزمین پر صحابہ کرامؓ کی بے ادبی اور گستاخی ہو "صحابہ کرامؓ" کو گالی دی جائے یا "اہل بیتؓ" پر طعن زنی ہو "الزام تراشی اور گستاخی ہو پھر وہاں مسلمان زندہ بھی رہیں تو وہ مسلمان بے غیرت ہیں" بے حمیت ہیں۔ مسلمانوں کی سرزمین پر نہ تو صحابہ کرامؓ کے خلاف زبان کھلنی چاہئے اور نہ ہی اہل بیت پاکؓ کے خلاف بے ادبی کی زبان کھولنے کی اجازت ہونی چاہئے۔

افسوس! پاکستان کی سرزمین وہ زمین ہے جس پر مدتوں سے رسول پاک ﷺ کی شان میں گستاخی ہو رہی ہے' زبان درازیاں ہو رہی ہیں "گستاخی رسول پر کتابیں لکھی گئیں' لٹریچر چھاپے جا رہے ہیں مگر آج تک کوئی گستاخ رسول پھانسی پر نہیں چڑھایا گیا۔ اس بدبختی کی انتہاء پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ اسی سرزمین پر صحابہ کرامؓ کی گستاخیاں ہو رہی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور خلفائے راشدین کی گستاخی میں کتابیں اور لٹریچر چھاپا جا رہا ہے مگر آج تک صحابہؓ کے کسی گستاخ کو پھانسی پر نہ لٹکایا گیا۔ اہل بیت اطہارؓ کی گستاخی ہوتی رہی' اس سرزمین پر امام حسینؓ کو (نعوذ باللہ) باغی قرار دیا جاتا رہا' یزید کی خلافت اور فضیلت پر کتابیں لکھی جاتی رہیں"

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

* * *

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵-ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

Fb.com/DrFaizChishti/

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف کفر منسوب کرنے والا ان کو گالی دینے والا اشارہ یا کنایہ سے تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔۔۔(فلسفہ شہادت صفحہ نمبر 270)

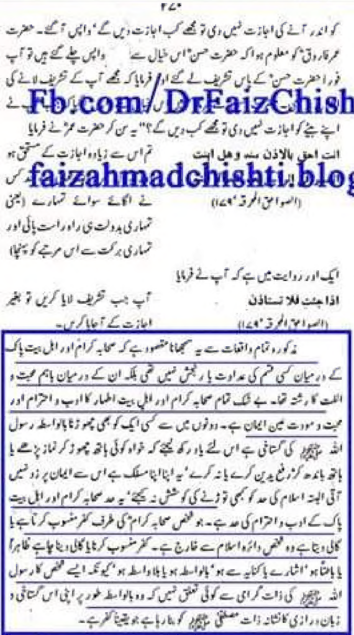

کو اندر آنے کی اجازت نہیں دی تو مجھے کب اجازت دیں گے" واپس آ گئے۔ حضرت عمر فاروق" کو معلوم ہوا کہ حضرت حسن" اس خیال سے واپس چلے گئے ہیں تو آپ فوراً حضرت حسن" کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ مجھے آپ کے تشریف لانے کی [illegible] نے اپنے بیٹے کو اجازت نہیں دی تو مجھے کب دیں گے؟" یہ سن کر حضرت عمر" نے فرمایا

انت احق بالاذن منہ وھل انبت [illegible]
(الصواعق المحرقہ، ۱۷۹)

تم اس سے زیادہ اجازت کے مستحق ہو [illegible] کس نے اگائے سوائے تمہارے (یعنی تمہاری بدولت ہی راہ راست پائی اور تمہاری برکت سے اس مرتبے کو پہنچا)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا

اذا جئت فلا تستاذن
(الصواعق المحرقہ، ۱۷۹)

آپ جب تشریف لایا کریں تو بغیر اجازت کے آجایا کریں۔

مذکورہ تمام واقعات سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ صحابہ کرام اور اہل بیت پاک کے درمیان کسی قسم کی عداوت یا رنجش نہیں تھی بلکہ ان کے درمیان باہم محبت و الفت کا رشتہ تھا۔ بے شک تمام صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا ادب و احترام اور محبت و مودت میں ایمان ہے۔ دونوں میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا بالواسطہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہے اس لئے یاد رکھیے کہ خواہ کوئی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھے یا ہاتھ باندھ کر رفع یدین کرے یا نہ کرے' یہ اپنا اپنا مسلک ہے اس سے ایمان پر زد نہیں آتی البتہ اسلام کی حد کو کبھی توڑنے کی کوشش نہ کیجئے' یہ حد صحابہ کرام اور اہل بیت پاک کے ادب و احترام کی حد ہے۔ جو شخص صحابہ کرام" کی طرف کفر منسوب کرتا ہے یا گالی دیتا ہے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کفر منسوب کرنا یا گالی دینا چاہے ظاہراً یا باطناً ہو' اشارے یا کنایہ سے ہو' بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ ہو' کیونکہ ایسے شخص کا رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ بالواسطہ طور پر اپنی اس گستاخی و زبان درازی کا نشانہ ذات مصطفیٰ ﷺ کو بنا رہا ہے جو یقیناً کفر ہے۔

Fb.com/DrFaizChishti/

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

ہمارا مطالبہ ہے گستاخِ رسول و گستاخِ صحابہ و اہلبیت کو پھانسی دی جائے ایسے شیطان کو جینے کا حق نہیں ہے۔ (فلسفہ شہادت صفحہ نمبر 271، شیخ الاسلام منہاج القرآن)

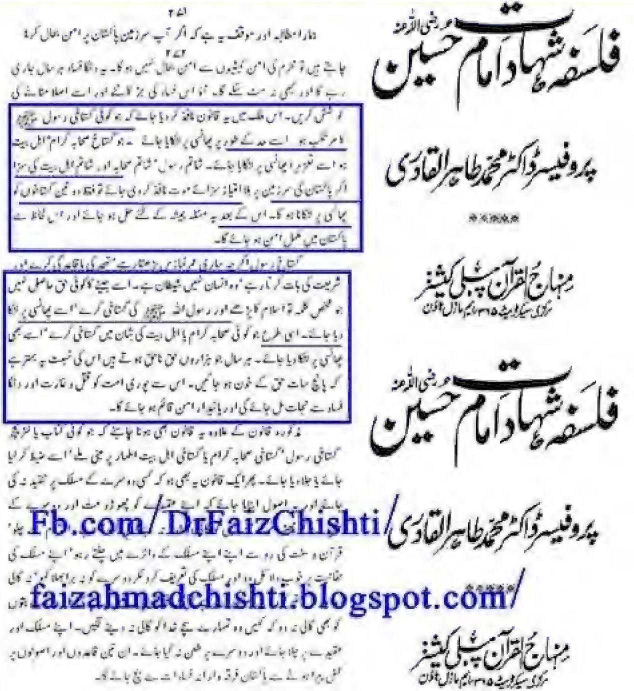

۲۷۱

ہمارا مطالبہ اور موقف یہ ہے کہ اگر آپ سرزمین پاکستان پر امن بحال کرنا

۲۷۲

چاہتے ہیں تو محرم کی امن کمیٹیوں سے امن بحال نہیں ہو گا۔ یہ دنگا فساد ہر سال جاری رہے گا اور کبھی ختم نہ ہو سکے گا۔ تو اس فساد کی جڑ کاٹنے اور اسے اصلاح کرنے کی کوشش کریں۔ اس ملک میں یہ قانون نافذ کر دیا جائے کہ جو کوئی گستاخی رسول ﷺ کا مرتکب ہو اسے حد کے طور پر پھانسی پر لٹکایا جائے۔ جو گستاخ صحابہ کرام و اہل بیت ہو اسے تعزیراً پھانسی پر لٹکایا جائے۔ شاتم رسول، شاتم صحابہ اور شاتم اہل بیت کی سزا اگر پاکستان کی سرزمین پر بلا امتیاز سزائے موت نافذ کر دی جائے تو فقط دو تین گستاخوں کو پھانسی پر لٹکانا ہو گا۔ اس کے بعد یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے حل ہو جائے گا اور اس لحاظ سے پاکستان میں مکمل امن ہو جائے گا۔

گستاخِ رسول اگرچہ ہمارا ہی مولوی ہو، ہمارا ہی پیر ہو، جتنا بڑا متقی اور پارسا بن کر شریعت کی بات کرتا رہے، وہ انسان نہیں شیطان ہے۔ اسے جینے کا کوئی حق حاصل نہیں جو شخص کلمہ تو اسلام کا پڑھے اور رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرے، اسے پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ اسی طرح جو کوئی صحابہ کرام یا اہل بیت کی شان میں گستاخی کرے، اسے بھی پھانسی پر لٹکا دیا جائے۔ ہر سال جو ہزاروں قتل ناحق ہوتے ہیں اس کی نسبت یہ بہتر ہے کہ پانچ سات حق کے خون ہو جائیں۔ اس سے پوری امت کو قتل و غارت اور دنگا فساد سے نجات مل جائے گی اور پائیدار امن قائم ہو جائے گا۔

مذکورہ قانون کے علاوہ یہ قانون بھی ہونا چاہئے کہ جو کوئی کتاب یا لٹریچر گستاخی رسول، گستاخی صحابہ کرام یا گستاخی اہل بیت اطہار پر مبنی ملے، اسے ضبط کر لیا جائے یا جلا دیا جائے۔ پھر ایک قانون یہ بھی ہو کہ کسی دوسرے کے مسلک پر تنقید نہ کی جا سکے اور یہ اصول اپنایا جائے کہ اپنے عقیدے کو چھوڑو مت اور دوسرے کے [illegible] قرآن و سنت کی رو سے اپنے اپنے مسلک کے دائرے میں چلتے رہو، اپنے مسلک کی حقانیت پر خوب دلائل دو اور اپنے مسلک کی تعریف کرو مگر دوسرے کو برا بھلا کہنے کی [illegible] کو بھی گالی نہ دو کہ کہیں وہ تمہارے سچے خدا کو گالی نہ دینے لگیں۔ اپنے مسلک اور عقیدے پر چلا جائے اور دوسرے پر طعن نہ کیا جائے۔ ان تین قاعدوں اور اصولوں پر عمل ہو جائے تو پاکستان فرقہ وارانہ فسادات سے بچ جائے گا۔

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵-ایم ماڈل ٹاؤن

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵-ایم ماڈل ٹاؤن

Fb.com/ DrFaizChishti/

فرمان مولا علی رضی اللہ عنہ ہوشیار میرے حق میں دو گروہ ہلاک ہونگے ایک محبت میں میرا مرتبہ بڑھانے والے دوسرے بغض رکھنے والے۔ (فلسفہ شہادت ص 262)

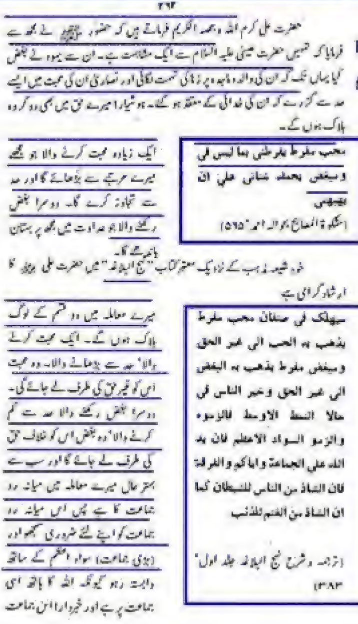

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک مشابہت ہے۔ ان سے یہود نے بغض کیا یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ ان کی محبت میں ایسے حد سے گزر گئے کہ ان کی خدائی کے معتقد ہو گئے۔ ہوشیار! میرے حق میں بھی دو گروہ ہلاک ہوں گے۔

محب مفرط یقرظنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنآنی علیٰ ان یبھتنی

(مشکوٰۃ المصابیح بحوالہ احمد' ۵۶۵)

ایک زیادہ محبت کرنے والا جو مجھے میرے مرتبے سے بڑھائے گا اور حد سے تجاوز کرے گا۔ دوسرا بغض رکھنے والا جو عداوت میں مجھ پر بہتان باندھے گا۔

خود شیعہ مذہب کے نزدیک معتبر کتاب "نہج البلاغہ" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

سیھلک فی صنفان محب مفرط یذھب بہ الحب الی غیر الحق ومبغض مفرط یذھب بہ البغض الی غیر الحق وخیر الناس فی حالا النمط الاوسط فالزموہ والزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب

(ترجمہ و شرح نہج البلاغہ جلد اول' ۳۸۳)

میرے معاملے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے۔ ایک محبت کرنے والا' حد سے بڑھانے والا۔ وہ محبت اس کو غیر حق کی طرف لے جائے گی۔ دوسرا بغض رکھنے والا حد سے کم کرنے والا' وہ بغض اس کو خلاف حق کی طرف لے جائے گا اور سب سے بہتر حال میرے معاملے میں میانہ رو جماعت کا ہے۔ پس اس میانہ رو جماعت کو اپنے لئے ضروری سمجھو اور (بڑی جماعت) سواد اعظم کے ساتھ وابستہ رہو کیونکہ اللہ کا ہاتھ اسی جماعت پر ہے اور خبردار! اس جماعت

Fb.com/DrFaizChishti/

فلسفۂ شہادت امام حسین

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

Fb.com/DrFaizChishti/

* * *

منہاج القرآن پبلیکیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

علامہ شہاب خفاجی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ میں فرمایا: جو امیر معاویہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتّوں سے ایک کُتا ہے۔ (نسیم الریاض جز رابع صفحہ 525 مطبوعہ دارالکتب علمیہ بیروت)۔۔۔ سوچو

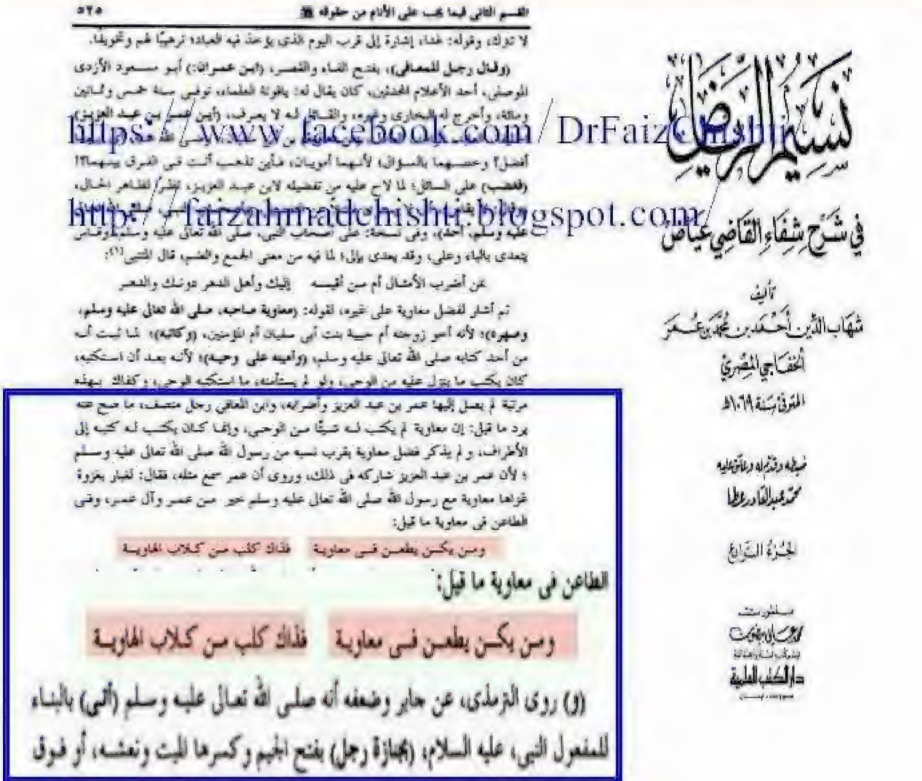

لا تزول، وقوله: غداً، إشارة إلى قرب اليوم الذي يوعد فيه العباد؛ ترهيباً لهم وتخويفاً.

(وقال رجل للمعافى)، بفتح الفاء والقصر، (ابن عمران:) أبو مسعود الأزدي الموصلي، أحد الأعلام المشهورين، كان يقال له: ياقوتة العلماء، توفي سنة خمس وثمانين ومائة، وأخرج له البخاري وغيره، والقائل له لا يعرف، (أين عمر بن عبد العزيز) [illegible] أفضل؟ وخصهما بالسؤال؛ لأنهما أمويان، فأين تذهب أنت في الفرق بينهما؟! (فغضب) على السائل؛ لما لاح عليه من تفضيله لابن عبد العزيز، نظراً لظاهر الحال، [illegible] عليه وسلم، أحداً)، وفي نسخة: على أصحاب النبي، صلى الله تعالى عليه وسلم، وقاس يتعدى بالباء وعلى، وقد يتعدى بإلى؛ لما فيه من معنى الجمع والضم، قال المتنبي[١]:

عن أضرب الأمثال أم من أقيسه ... إليك وأهل الدهر دونك والدهر

ثم أشار لفضل معاوية على غيره، لقوله: (معاوية صاحبه، صلى الله تعالى عليه وسلم، وصهره)؛ لأنه أخو زوجته أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين، (وكاتبه)، لما ثبت أنه من أحد كتابه صلى الله تعالى عليه وسلم، (وأمينه على وحيه)؛ لأنه بعد أن استكتبه، كان يكتب ما ينزل عليه من الوحي، ولو لم يستأمنه، ما استكتبه الوحي، وكفاك بهذه مرتبة لم يصل إليها عمر بن عبد العزيز وأضرابه، وابن المعافى رجل منصف، ما صح عنه يرد ما قيل: إن معاوية لم يكتب له شيئاً من الوحي، وإنما كان يكتب له كتبه إلى الأطراف، ولم يذكر فضل معاوية بقرب نسبه من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم؛ لأن عمر بن عبد العزيز شاركه في ذلك، ويروى أن عمر سمع مثله، فقال: لغبار بغزوة غزاها معاوية مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خير من عمر وآل عمر، وفي الطاعن في معاوية ما قيل:

ومن يكن يطعن في معاوية ... فذاك كلب من كلاب الهاوية

الطاعن في معاوية ما قيل:

ومن يكن يطعن في معاوية ... فذاك كلب من كلاب الهاوية

(١) روى الترمذي، عن جابر وضعفه أنه صلى الله تعالى عليه وسلم (أتي) بالبناء للمفعول النبي، عليه السلام، (بجنازة رجل) بفتح الجيم وكسرها الميت ونعشه، أو فوق

https://www.facebook.com/DrFaizChishti
https://faizahmadchishti.blogspot.com/

نسيم الرياض
في شرح شفاء القاضي عياض

تأليف
شهاب الدين أحمد بن محمد بن عمر
الخفاجي المصري
المتوفى سنة ١٠٦٩هـ

ضبطه وقدم له وعلق عليه
محمد عبد القادر عطا

الجزء الرابع

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

پہلا گروہ جو سمندری جہاد کرے گا انہوں نے (مغفرت و جنت کو) واجب کر لیا۔ یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے لڑی۔۔۔ (خَیرُ المآب صفحہ نمبر 197)

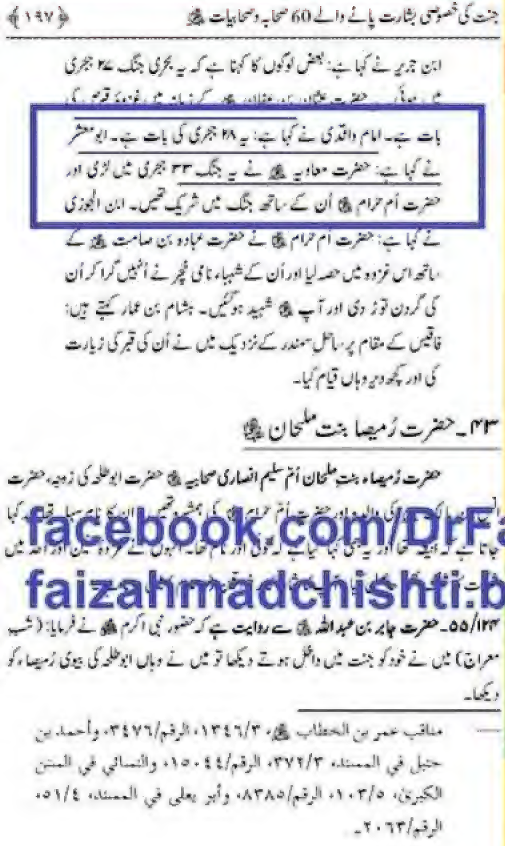

ابن جریر نے کہا ہے: بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بحری جنگ ۲۷ ہجری میں ہوئی۔ حضرت عثمان بن عفان ؓ کے زمانہ میں غزوۂ قبرص کی بات ہے۔ امام واقدی نے کہا ہے: یہ ۲۸ ہجری کی بات ہے۔ ابو معشر نے کہا ہے: حضرت معاویہ ؓ نے یہ جنگ ۳۳ ہجری میں لڑی اور حضرت اُم حرام ؓ اُن کے ساتھ جنگ میں شریک تھیں۔ ابن الجوزی نے کہا ہے: حضرت اُم حرام ؓ نے حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے ساتھ اس غزوہ میں حصہ لیا اور اُن کے شہباء نامی خچر نے اُنہیں گرا کر اُن کی گردن توڑ دی اور آپ ؓ شہید ہو گئیں۔ ہشام بن عمار کہتے ہیں: قاقیس کے مقام پر، ساحلِ سمندر کے نزدیک میں نے اُن کی قبر کی زیارت کی اور کچھ دیر وہاں قیام کیا۔

۴۳۔ حضرت رُمیصا بنت ملحان ؓ

حضرت رُمیصاء بنت ملحان اُمِ سلیم انصاری صحابیہ ؓ حضرت ابو طلحہ کی زوجہ، حضرت [illegible] کی والدہ اور حضرت اُم حرام ؓ کی بہن تھیں [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible] تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ [illegible] انہوں نے [illegible] میں اور [illegible] میں [illegible]

facebook.com/DrFaizChishti/

۱۲۴/۵۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (شبِ معراج) میں نے خود کو جنت میں داخل ہوتے دیکھا تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بیوی رُمیصاء کو دیکھا۔

مناقب عمر بن الخطاب ؓ، ۳/۱۳٤٦، الرقم/۳٤٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۷۲، الرقم/١٥٠٤٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٣، الرقم/٨٣٨٥، وأبو يعلى في المسند، ٤/٥١، الرقم/٢٠٦٣.

جنت کی خصوصی بشارت پانے والے
60 صحابہ وصحابیات ؓ

خَیرُ المآب
فیمن
بشر بالجنۃ من الاصحاب

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مجتہد اگر خطاء کر بیٹھے تو اس کے لیئے اجر ہے کیونکہ مومن مجتہد کا ہر فیصلہ ہر صورت باعث اجر ہے۔ (اقسام بدعت احادیث و اقوال ائمہ کی روشنی میں صفحہ 93) جناب؟

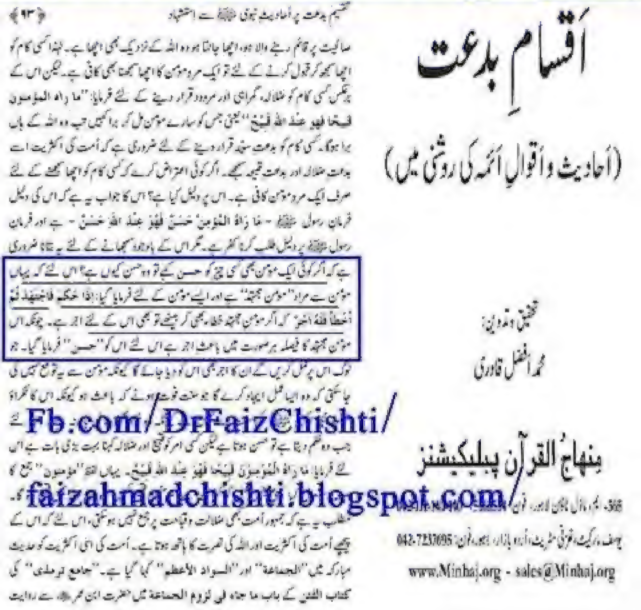

اَقسامِ بدعت

(اَحادیث و اَقوالِ اَئمہ کی روشنی میں)

تحقیق و تدوین:
محمد افضل قادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: [illegible]
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695
www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

صالحیت پر قائم رہنے والا ہو، اچھا جانتا ہو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ لہٰذا کسی کام کو اچھا سمجھ کر قبول کرنے کے لئے تو ایک مردِ مومن کا اچھا سمجھنا بھی کافی ہے۔ لیکن اس کے برعکس کسی کام کو ضلالہ، گمراہی اور مردود قرار دینے کے لئے فرمایا: "ما رآہ المؤمنون قبیحا فھو عند اللہ قبیح" یعنی جس کو سارے مومن مل کر برا کہیں تب وہ اللہ کے ہاں برا ہوگا۔ کسی کام کو بدعتِ سیئہ قرار دینے کے لئے ضروری ہے کہ اُمت کی اکثریت اسے بدعتِ ضلالہ اور بدعتِ قبیحہ کہے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ کسی کام کو اچھا سمجھنے کے لئے صرف ایک مردِ مومن کافی ہے، اس پر دلیل کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی دلیل فرمانِ رسول ﷺ - مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ - ہے اور فرمانِ رسول ﷺ پر دلیل طلب کرنا کفر ہے۔ مگر اس کے باوجود سمجھانے کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر کوئی ایک مومن بھی کسی چیز کو حسن کہے تو وہ حسن کیوں ہے؟ اس لئے کہ یہاں مومن سے مراد "مومن مجتہد" ہے اور ایسے مومن کے لئے فرمایا گیا: اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ" کہ اگر مومن مجتہد خطا بھی کر بیٹھے تو بھی اس کے لئے اجر ہے۔ چونکہ اس مومن مجتہد کا فیصلہ ہر صورت میں باعثِ اجر ہے اس لئے اس کو "حسن" فرمایا گیا۔ جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کا اجر بھی اس کو دیا جائے گا کیونکہ مومن سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسا عمل ایجاد کرے گا جو سنت فوت ہونے کا باعث ہو کیونکہ اس کا ٹکراؤ [illegible] ہے۔

Fb.com/-DrFaizChishti/

جب وہ حکم دیتا ہے تو حسن ہوتا ہے لیکن کسی امر کو قبیح اور ضلالہ کہنا بہت بڑی بات ہے اس لئے فرمایا: ما رآہ المؤمنون قبیحا فھو عند اللہ قبیح۔ یہاں لفظ "مؤمنون" جمع کا [illegible] کہ

مطلب یہ ہے کہ جمہور اُمت بھی ضلالت و قباحت پر جمع نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ اس کے پیچھے اُمت کی اکثریت اور اللہ کی نصرت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اُمت کی اسی اکثریت کو حدیثِ مبارکہ میں "الجماعۃ" اور "السواد الاعظم" کہا گیا ہے۔ "جامع ترمذی" کی کتاب الفتن کے باب ما جاء فی لزوم الجماعۃ میں حضرت ابن عمر ؓ سے روایت

یہ صرف مجتہد کی شان کہ اجتہاد صحیح تھا مگر نتیجہ غلط نکلا تو اس کے لیئے بھی اجر ہے۔ (اقسام بدعت احادیث واقوال ائمہ کی روشنی میں صفحہ 92) اہل منہاج کے نام پیغام۔

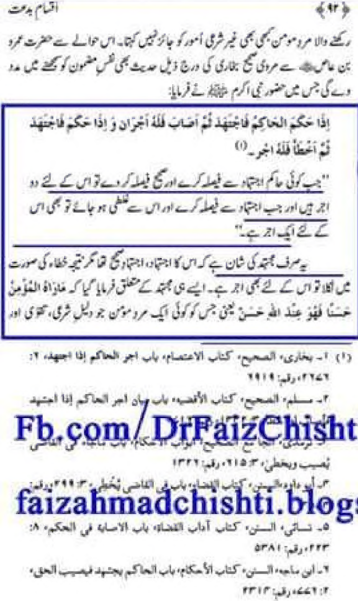

رکھنے والا مردِ مومن کبھی بھی غیر شرعی اُمور کو جائز نہیں کہتا۔ اس حوالے سے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث بھی نفسِ مضمون کو سمجھنے میں مدد دے گی جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَ إِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ۔(۱)

”جب کوئی حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس سے غلطی ہو جائے تو بھی اس کے لئے ایک اجر ہے۔“

یہ صرف مجتہد کی شان ہے کہ اس کا اجتہاد، اجتہادِ صحیح تھا مگر نتیجہ خطاء کی صورت میں نکلا تو اس کے لئے بھی اجر ہے۔ ایسے ہی مجتہد کے متعلق فرمایا گیا کہ فَمَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ یعنی جس کو کوئی ایک مردِ مومن جو دلیلِ شرعی، تقویٰ اور

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الاعتصام، باب اجر الحاکم إذا اجتهد، ۶: ۲۶۷۶، رقم: ۶۹۱۹

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الأقضیة، باب بیان اجر الحاکم إذا اجتهد

۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ابواب الاحکام، باب ماجاء فی القاضی یصیب ویخطئ، ۳: ۶۱۵، رقم: ۱۳۲۶

۴۔ أبو داود، السنن، کتاب القضاء، باب فی القاضی یخطئ، ۳: ۲۹۹، رقم:

۵۔ نسائی، السنن، کتاب آداب القضاة، باب الاصابة فی الحکم، ۸: ۲۲۳، رقم: ۵۳۸۱

۶۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الأحکام، باب الحاکم یجتهد فیصیب الحق، ۲: ۷۷۶، رقم: ۲۳۱۴

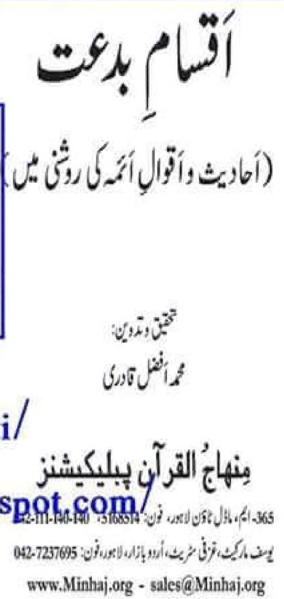

اَقسامِ بدعت

(اَحادیث و اَقوالِ ائمہ کی روشنی میں)

تحقیق و تدوین:
محمد افضل قادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز
365۔ ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 2-111-140-140
یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695
www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

Fb.com/DrFaizChishti/

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے جلیل القدر صحابی، کاتبِ وحی اور اس امت کے ماموں ہیں ان کی شان میں کوئی مسلمان گستاخی نہیں کر سکتا ناصبی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں اور رافضی حضرت امیر معاویہ و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں دونوں غلط ہیں (ماہنامہ منہاج القرآن جنوری 2013) منہاج کے پردے میں چھپے رافضیوں کے لیے مفتی منہاج القرآن کا فتویٰ قابل غور ہے۔۔

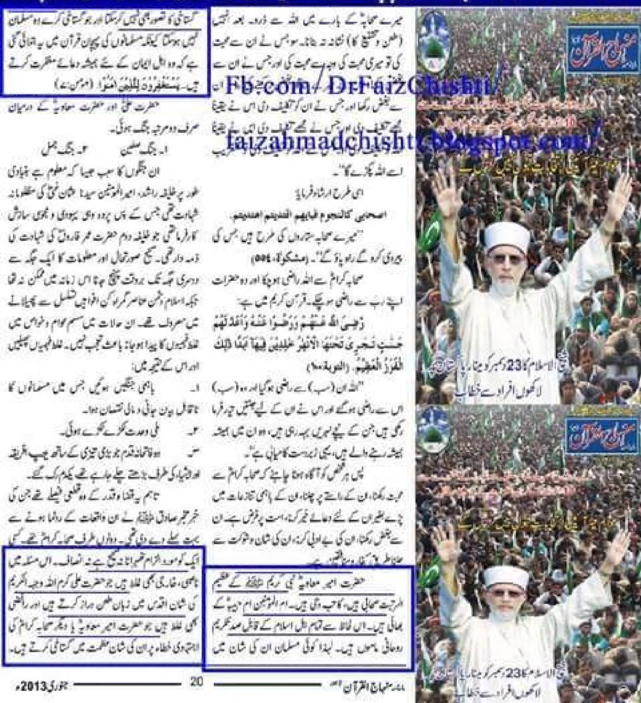

میرے صحابہؓ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ بعد انہیں (طعن و تشنیع کا) نشانہ نہ بنانا۔ سو جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے محبت کی اور جس نے ان سے [illegible] سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف دی اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے یقیناً [illegible] قریب ہے اسے اللہ پکڑے گا"۔

اسی طرح ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم.

"میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کی پیروی کرو گے راہ پا جاؤ گے"۔ (مشکوٰۃ، 554)

صحابہ کرامؓ سے اللہ راضی ہو چکا اور وہ حضرات اپنے رب سے راضی ہو چکے۔ قرآن کریم میں ہے:

رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ. (التوبة، 100)

"اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرما رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے"۔

پس ہر شخص کو آگاہ ہونا چاہیے کہ صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنا، ان کے راستے پر چلنا، ان کے باہمی تنازعات میں پڑے بغیر ان کے لئے دعائے خیر کرنا امت پر فرض ہے۔ ان سے بغض رکھنا، ان کی بے ادبی کرنا، ان کی شان و عظمت سے [illegible]

حضرت امیر معاویہؓ نبی کریم ﷺ کے عظیم المرتبت صحابی ہیں، کاتب وحی ہیں۔ ام المومنین ام حبیبہؓ کے بھائی ہیں۔ اس لحاظ سے تمام اہل اسلام کے قابل صد تکریم روحانی ماموں ہیں۔ لہٰذا کوئی مسلمان ان کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور جو گستاخی کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا کیونکہ مسلمانوں کی پہچان قرآن میں یہ بتائی گئی ہے کہ وہ اہل ایمان کے لئے ہمیشہ دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ يَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا (المومن، 7)

حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان صرف دو مرتبہ جنگ ہوئی۔

ا۔ جنگ صفین   ۲۔ جنگ جمل

ان جنگوں کا سبب جیسا کہ معلوم ہے بنیادی طور پر خلیفہ راشد، امیر المومنین سیدنا عثمان غنیؓ کی مظلومانہ شہادت تھی جس کے پس پردہ وہی یہودی و مجوسی سازش کارفرما تھی جو خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کی ذمہ دار تھی۔ صحیح صورتحال اور معلومات کا ایک جگہ سے دوسری جگہ تک بروقت پہنچنا اس زمانہ میں ممکن نہ تھا جبکہ اسلام دشمن عناصر گمراہ کن افواہیں تسلسل سے پھیلانے میں مصروف تھے۔ ان حالات میں مسلم عوام و خواص میں غلط فہمیوں کا پیدا ہو جانا باعث تعجب نہیں۔ غلط فہمیاں پھیلیں اور اس کے نتیجے میں:

ا۔ باہمی جنگیں ہوئیں جن میں مسلمانوں کا ناقابل بیان جانی و مالی نقصان ہوا۔

۲۔ ملی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہوئی۔

۳۔ وہ فاتحانہ قدم جو بڑی تیزی کے ساتھ یورپ افریقہ اور ایشیا کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے یکدم رک گئے۔

تاہم یہ قضا و قدر کے وہ قطعی فیصلے تھے جن کی خبر مخبر صادق ﷺ نے ان واقعات کے رونما ہونے سے بہت پہلے دے دی تھی۔ دونوں طرف صحابہ کرامؓ تھے۔ کسی ایک کو مورد الزام ٹھہرانا صحیح ہے نہ انصاف۔ اس مسئلہ میں ناصبی، خارجی بھی غلط ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان اقدس میں زبان طعن دراز کرتے ہیں اور رافضی بھی غلط ہیں جو حضرت امیر معاویہؓ یا دیگر صحابہ کرامؓ کی اجتہادی خطاء پر ان کی شان عظمت میں گستاخی کرتے ہیں۔

Fb.com/ DrFaizChishti/

صحابہ واہلبیت رضی اللہ عنہم کے ذکر پر جس کی پیشانی پر بل پڑ جائیں تو یہ بھٹکے ہوئے لوگوں کی پہچان ہے جو راہ اعتدال چھوڑ چکے ہیں۔ (فلسفہ شہادت صفحہ نمبر 263)

فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلی کیشنز
مرکزی سیکرٹریٹ ۳۶۵ ایم ماڈل ٹاؤن

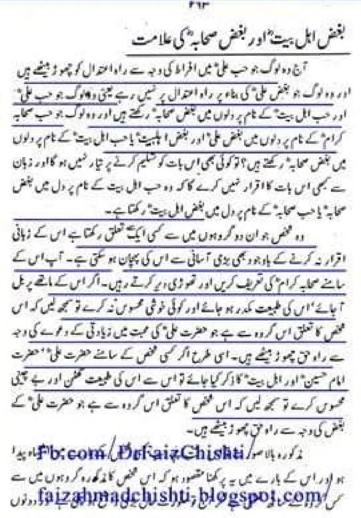

بغض اہل بیتؓ اور بغض صحابہؓ کی علامت

آج وہ لوگ جو حب علیؓ میں افراط کی وجہ سے راہ اعتدال کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور وہ لوگ جو بغض علیؓ کی بناء پر راہ اعتدال پر نہیں رہے یعنی وہ لوگ جو حب علیؓ اور حب اہل بیتؓ کے نام پر دلوں میں بغض صحابہؓ رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو حب صحابہ کرامؓ کے نام پر دلوں میں بغض علیؓ اور بغض اہلبیتؓ یا حب اہل بیتؓ کے نام پر دلوں میں بغض صحابہؓ رکھتے ہیں؟ تو کوئی بھی اس بات کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہو گا اور زبان سے کبھی اس بات کا اقرار نہیں کرے گا کہ وہ حب اہل بیت کے نام پر دل میں بغض صحابہؓ یا حب صحابہؓ کے نام پر دل میں بغض اہل بیتؓ رکھتا ہے۔

وہ شخص جو ان دو گروہوں میں سے کسی ایک سے تعلق رکھتا ہے اس کے زبانی اقرار نہ کرنے کے باوجود بھی بڑی آسانی سے اس کی پہچان ہو سکتی ہے۔ آپ اس کے سامنے صحابہ کرامؓ کی تعریف کریں اور تھوڑی دیر کرتے رہیں۔ اگر اس کے ماتھے پر بل آجائے، اس کی طبیعت مکدر ہو جائے اور کوئی خوشی محسوس نہ کرے تو سمجھ لیں کہ اس شخص کا تعلق اس گروہ سے ہے جو حضرت علیؓ کی محبت میں زیادتی کے دعوے کی وجہ سے راہ حق چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے سامنے حضرت علیؓ، حضرت امام حسینؓ اور اہل بیتؓ کا ذکر کیا جائے تو اس سے اس کی طبیعت گھٹن اور بے چینی محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ اس شخص کا تعلق اس گروہ سے ہے جو حضرت علیؓ کے بغض کی وجہ سے راہ حق چھوڑ بیٹھے ہیں۔

مذکورہ بالا صور [illegible] پیدا ہو اور اس کے بارے میں یہ پرکھنا مقصود ہو کہ اس شخص کا تعلق کن گروہوں میں سے کس [illegible] دونوں

Fb.com/DrFaizChishti

طاہر القادری اور خمینی بھائی بھائی

طاہر القادری امام خمینی سے بہت مشابہت رکھتے ہیں ان کی سوچ عقیدہ فکر ایک ہے

(بحوالہ ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2001ء ص 166) بشکریہ مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی حفظہ اللہ

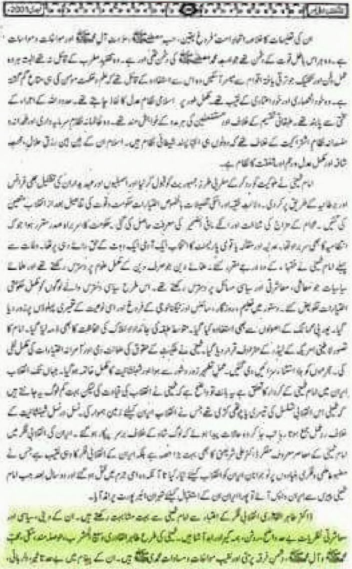

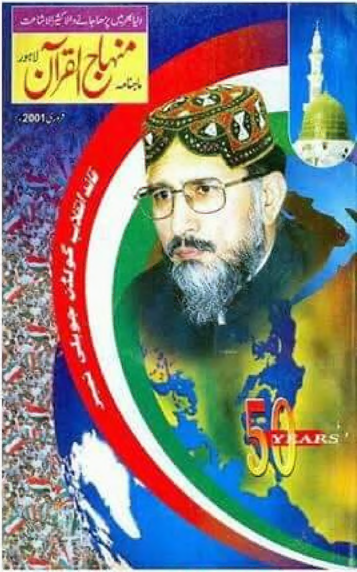
ماہنامہ منہاج القرآن لاہور
فروری 2001ء
50 YEARS

www.facebook.com/AllamaSajidKhanNaqshbandi